منشور رسولان ہر محتاج بخاتم | باخاتم وہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت ہا توریہ انجیل انجیل | گویان صفت و سیرت مہر و محمدؐ

چو منشور ظلمت زداور جہان | زفضل خدا خیلے مشہور شد | ہمہ عندیاں پر او راز زد | بگنج عدم بار مستور شد | دلم گفت ناگہ بوصفش چنیں | عیان سر خاتم ز منشور شد

منشورِ محمدیؐ

نمبر ۲۶ | مطبوعہ ۱۵ رمضان المبارک سنہ ۱۳۰۱ ہجری روز چہارشنبہ | جلد ۱۳

مثنوی

جناب منشی احسان علی صاحب فصیح مالک ممتاز الاخبار عم فیضہ

ہر تن کو ہی کہ یک دین سے نسبت — ہے حمد خدا قلم کی ملت
پائین اس نے جود و زبانین — بیکار نہین نہ لوگ جانین
دونون دیتے ہین یہ گواہی — تحقیق ہے وحدت الٰہی
رکہتا ہے جو یہ چاک سینہ — ہے عاشق شاہ مدینہ
یہ وہ ہے کہ جسنے قبل آدم — آدم کیا بلکہ جملہ عالم
لکہا سر لوحہ زبر جد — منشور رسالت محمدؐ
اللہ اللہ اے پیمبرؐ — صدقے جاے فصیح تجہ پر
آغاز نے تجہہ سے پایا انجام — انجام کو تونے بخشا اعلام
تو جب سے ہے جب سے تو نہین تہا — رب سے کوئی روبرو نہین تہا
ای تجہہ پہ درود اور معطر — تیرے اصحاب و آل سب پر
ہے تیرے ہی فیض سے آغاز — منشور محمدی یہ ممتاز
پرچہ ہے اک حبیب تمثال — اب ختم ہوا ہے بارہوان سال
جوبن پر اس کے یہ جوانی — ہے لذت عمر جاودانی

ہوتا ہے شروع اسکا فی الحال — اس چودہ صد یمین تیرہوان سال
عاشق کی بجا ہے ناشکیبی — ظاہر ہے اسکی دلغریبی
کلمہ پڑہتے ہین اسکا ہر آن — راہب قسیس اہل صلبان
آمادہ ہے غیر دین سے رد پر — نازان ہے بہت تری مدد پر
امت ہے ترے یہی ہے امید — رکہیگی عزیز اسکو جاوید
کہتا ہے سب سے یہ پکارے — ای مومنوای نبی پیارے
دیکہو مرے مہتمم کی قسمت — حق نے اسے دی ہے کیا سعادت
وہ مرد شریف پاکدین ہے — اسلام کا دل جو معین ہے
مین سعی سے اسکے ہون گرانی — وہ میرے سبب ہوا ہے نامی
شکر مری معدلت بیانی — لازم ہے تمکو قدردانی
ہے تمکو خرد گر ہو دیندار — دل بیچ سے ہو مرے خریدار
قیمت مین بے بہا ہون لیکن — طالب مرا مفت یون ہے ممکن
تم حق شیوع مہتمم کو — خود کر نہ نقد پانچ بہیجو
زر پاسے بدل وہ مرد دانا — گرتا رہیگا مجہے روانا
ہر عشرہ مین سال بہر تمکو اکبار — حاصل مرا ہوگا تم کو دیدار

رسید زر

مہتمم مشکور ہے ان عنایت فرماؤنکا جنہون نے ازراہ حمیت دینی ارسال قیمت اخبار سے امداد مطبع فرمایا۔

جناب محمد انور خان صاحب اسسٹنٹ کمشنر و پیر	۱۰
نامعلوم الاسم	۱۰
جناب شیخ احمد حسن صاحب خلف بہادر تعلقدار پرمانوان	۱۲
جناب حاجی غلام حسن صاحب امرتسر	۱۰
جناب قاضی فتح محمد صاحب و عبد الکریم صاحب	۱۰
تاجر کتب بمبئی بوساطت فتح اللہ صاحب تاجر کتب	۱۲
جناب مولوی عبد الغنی صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ	۱۰
مہتمم بندوبست ضلع جہنگ	۱۰
جناب محمد رمضان صاحب	۱۰
جناب مرزا محمد علی صاحب افشار وکیل ہائی کورٹ	۱۰
از انجمن محمدیہ کوہستور	۱۰
جناب مولوی شیدہ محمد اکرم صاحب	۱۰
جناب مولوی ڈاکٹر صدر الحق صاحب	۱۰
جناب مولوی نیاز احمد صاحب عرف پیران پیر	۱۰
جناب محمد عبد الرحمان صاحب اسسٹنٹ کمشنر بنگلور	۱۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عیسائیون کے پاس کوئی معتبر دلیل نہین جس سے حضرت مسیح کا آسمان پر جانا تسلیم کیا جاے

جناب ایڈیٹر اخبار مشور محمدی۔ سلام علیک۔ اما بعد واضح ہو کہ چند سطرین برآمیخ ارسال خدمت کرتا ہون براہ مہربانی اخبار مذکور بہ رسے کسی گوشہ مین درج فرمادین بندہ ممنون احسان ہوگا۔ چونکہ جمہور عیسائیون کا عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح بعد موت صلیب کے زندہ ہوکر آسمان پر تشریف لے گئے اور خدا تعالیٰ کے دہنے ہاتھ بیٹھے گنہگارون کی شفاعت کرتے ہین تو گویا حضرت مسیح کا زندہ ہوکر آسمان پر جانا عیسائیون کے نجات کا مدار اور مذہب عیسوی کا اصل الاصول ہے جب ہم اس عقیدہ بطلان کا برہان قاطعہ سے بخوبی ثابت کردینگے تو گویا کل مذہب عیسوی باطل قرار دیا جاویگا۔ دیکھئے سب عقلا کے نزدیک یہ امر مسلم الثبوت ہے کہ جو واقعات گذشتہ ہون انکی یقین حاصل کرنے کے لئے دو باتین ضروریات سے ہین۔

اولاً کسی واقعات گذشتہ کو بچشم خود دیکھنے والی چند اشخاص معتبر بچشم خود دیکھا ہوا بیان کرین اور وہ بیان ایک دوسرے سے ہوتا ہوا صاف طور پر مصنف تک جو اس بیان کا لکھنے والا ہے آ پہنچا ہو اور وہ مصنف بھی ثقہ ہو اور اس مصنف کے زمانہ سے اکثر دیندار اور معتبر شخصون نے اسکی تصنیفات کو منظور اور مقبول کرلیا ہو۔

دویم یا واقعات گذشتہ پر کوئی شخص بذریعہ الہام آلہی شہادت دے اور اس الہامی شخص مین الہام ہونے کے شرایط بھی پائے جاوین۔ جب یہ امر فیصلہ ہوچکا تو اب حضرات عیسائیون کے خدمت مین التماس کرتا ہون کہ آپ صاحبون کے پاس کونسا ذریعہ ہے کہ جس سے آپ کو یقین کلی حاصل ہوگیا کہ ضرور حضرت مسیح بعد صلیب کے زندہ ہوکر آسمان پر تشریف لے گئے دیکھئے اگر اب عیسائی صاحب

فرقین کہ ہمارے پاس بڑی دلیل حضرت مسیح کے بعد موت زندہ
ہونے اور آسمان پر جانیکی یہ ہے کہ حواریین مسیح علیہ السلام
جو بروقت آسمان پر جانے حضرت مسیح کے حاضر تھے وہ
اپنا خود دیکھا ہوا بیان کرتے ہین کہ ہمارے روبرو
حضرت مسیح بعد موت صلیب کے زندہ ہوکر آسمان پر
چلے گئے سو مین کہتا ہون ہان ضرور یہ دلیل تمہاری
عمدہ اور لایق اعتبار کامل کے ہے بشرطیکہ یہ امر
پایۂ ثبوت کو پہونچ جاوے کہ حواریین نے بچشم خود
حضرت مسیح کو آسمان پر جاتے دیکھا ہو مگر مین کہتا ہون
کہ یہ استدلال عیسائیون کا بالکل غلط اور سراسر اناجیل
موجودہ کے برخلاف ہے چنانچہ تمام انجیل مین کہین
نہین لکھا جو کسی حواری نے کہا ہو کہ ہمارے روبرو
بعد موت صلیب کے حضرت مسیح زندہ ہوکر آسمان
پر چلے گئے ہان اگر کسی عیسائی کو یہ قول حواریین کا
معلوم ہو جو حواریین نے کہا ہو کہ حضرت مسیح بعد موت
صلیب کے زندہ ہوکر ہمارے سامنے آسمان پر
تشریف لے گئے تو اس عبارت کا نشان حواریین کے
تصنیفات مین مع باب و آیت تحریر فرماوین اجی حضرت
سلامت آپ یہ تو خیال فرماوین کہ یہ بیچارے حواری
حضرت مسیح کا احوال لکھین ہی کیا ان غریبون کو معلوم
ہی کیا ہے یہ تو حضرت مسیح کی دوستی قطع کرکے
گستی باغبی سے رفوچکر ہوگئے تھے اور بعض نے اپکی
نبوت کا انکار ہی کر دیا تھا حتی کہ تجہیز و تکفین حضرت
مسیح کی حواریین سے نصیب نہین ہوی پھر یہ کہان سے
لکھے کہ ہمارے روبرو حضرت مسیح آسمان پر چلے گئے
اور یہ بھی آپ کو واضح ہو کہ اس انجیل مروجہ حال کی جو حضرت
مسیح سے ۹۰ برس کے بعد تیار کی گئی ہے آنمہ مصنف
ہین جن کے نام ذیل مین بیان کئے جاتے ہین اول
متی - دوم مرکس - سوئم لوقا چہارم یوحنا پنجم پولوس
ششم پطرس ہفتم یعقوب ہشتم یہوداہ ان آنمہ
اشخاص مذکورہ بالا مین سے پانچ شخص تو حواری
ہین جن سے نام یہ ہین - متی - یوحنا - پطرس - یعقوب
و یہودا ہ - ان حواریون مین سے چار حواریون نے
تو مطلق کہین لکھا ہی نہین کہ حضرت مسیح علیہ السلام بعد
موت صلیب کے زندہ ہوکر آسمان پر چلے گئے مگر پطرس
کا یہ کہنا باوجود حواری ہونے کے (وہ آسمان
پر جاکے خدا کے دہنے ہے) جیسے کہ پطرس کے خط اول کے
باب ۳ آیت ۲۲ سے ظاہر ہوتا ہے سو چند ان قابل
اعتبار نہین کیونکہ اول تو پطرس نے یہ نہین لکھا کہ مین فلان
مکان پر تھا اور میرے روبرو مسیح زندہ ہوکر آسمان
پر تشریف لے گئے - صرف عام بات لکھتا ہے کہ وہ آسمان
پر جاکے خدا کے دہنے ہے دویم حضرت مسیح علیہ السلام
نے پطرس کو خفا ہوکر شیطان فرمایا ہے اور مفسرین
اناجیل بھی یہ امر مان لیا ہے کہ پطرس مین مسیح علیہ السلام
نے شیطان کو بولتے دیکھا زبان پطرس کی تھی پس
شیطان کا لفظ پطرس کی نسبت بولدیا یہان سے یہ
نتیجہ نکلتا ہے کہ جو کوئی شیطان کی بات بولتا ہے شیطان
کہلائیگا انتہی - دیکھو تفسیر خزانۃ الاسرار مطبوعۂ
۱۸۷۵ء صفحہ ۲۹۱ سطر ۹ - اب دیکھئے عبارت مذکورۂ
بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ پطرس مین شیطان کا دخل ہوجانا

کرتا تہا - بہلا جس شخص مین شیطان سے دخل کا احتمال ہو پہر اسکے
کہنے کا کیونکر اعتبار کیا جاوے سو یہ انجیل متی باب ۲۶
آیت ۷۲ و ۷۳ مین لکہا ہے کہ یہ حضرات پطرس حضرت
مسیح کی رسالت کا متواتر تین مرتبہ انکار ہی کر چکے ہین
اور جہوٹی قسمین اپنی جان بچانے کے لئے کہا چکے ہین
علاوہ ازین انکار رسالت اور جہوٹی قسمون پر بہی
اکتفا نہ کیا بلکہ حضرت مسیح کی سخت بے ادبی کے اور نقل
کفر کفر نباشد مسیح سے روبرو مسیح پر لعنت ڈالتا رہا
اللہ تعالیٰ پناہ مین رکہے ایسے بے ایمان وارد ن سے
کیا ایسی جہولون اور بے ادبون اور رسالت سے
منکرون کی بہی گواہی قابل اعتبار ہوسکتی ہے حاشا
وکلا ہرگز نہین اگر کوئی عیسائی یون کہے کہ اس مین
پطرس معذور ہے کیونکہ یہ فعل اوس سے بہ سبب ضعیف الایمانی
سے وقوع مین آیا اور خوف جان کے سبب سے انکار کیا
سو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ کہنا اپکا سراسر جہوٹ ہے
اور اناجیل مروجہ حال سے برخلاف ہے چنانچہ مسیح
فرماتے ہین کہ جان سے جاتے رہنے سے خوف مین
بہی میرا انکار نہ کرو اور جو میرا انکار کریگا مین بہی
اسکا انکار کرونگا پس اسصورت مین پطرس کس طرح
معذور ہوسکتا ہے چنانچہ انجیل متی باب ۱۰ آیت ۲۸
مین لکہا ہے پس مت ڈرو تم بہت گورون سے بہتر ہو
اس لئے جو کوئی آدمیون سے آگے میرا اقرار کریگا مین بہی
اپنی باپ سے آگے جو آسمان پر ہے اسکا اقرار کرونگا
پر جو کوئی آدمیون سے آگے میرا انکار کریگا مین بہی اپنی
باپ سے آگے اسکا انکار کرونگا انتہی - اسکات صاحب

اپنی تفسیر سے جلد اول صفحہ ۹۶ مین ان آیتون سے شرحین
یون تحریر فرماتے ہین اس لئے انسان سے مت ڈرو مگر
آپ کو خدا سے سپرد کرو کیونکہ جو کوئی انسان سے ڈر سے
میرا انکار کریگا مین بہی اسکا انکار کرونگا اور تفسیر
خزانۃ الاسرار مصنفہ پادری پانی پتی جن کی پت
عیسائیان ہند سے نزدیک پادری فنڈر سے بہی
بڑہکر ہے تفسیر مذکورہ مطبوعہ ۱۸۵۳ء سے صفحہ ۱۷
مین فرماتے ہین جیسے ہم مسیح سے سامنے کرتے ہین مسیح
باپ سے سامنے ہمارے لئے ویسے ہی کریگا پہر پادری
صاحب فرماتے ہین خلاصہ آنکہ لوگ جیسے مجھسے پیش
آتے ہین مین اون سے ویسے ہی پیش آونگا انتہی -
اب پطرس کا اولی طور پر پیش آنا انجیل متی باب ۲۶
سے ظاہر کر چکے ہین سو بموجب اس بیان کے حضرت
مسیح بہی پطرس سے ایسا ہی معاملہ کرین گے کیونکہ مسیح
علیہ السلام وعدہ کر چکے ہین کہ جو میرا انکار کریگا
مین بہی اسکا انکار کرونگا اب ہم کو ہرگز امید نہین
کہ حضرت مسیح علیہ السلام خلاف وعدہ کرکے پطرس
کا قصور معاف فرمادین واہ قربان اسکے ایسے ایمانداری
سے گواہی دین کے مقدمہ مین معتبر مانی جائے افسوس
صد افسوس ہمارے کرسچان بہائی یہ خیال نہین کرتے
کہ حاکم وقت جب ایک دفعہ کسی گواہ کی جہوٹی گواہی
ثابت کر لیتا ہے پہر اس گواہ کا کبہی اعتبار نہین کرتا
چونکہ دین کا مقدمہ دنیوی مقدمات سے بہت ہی نازک
ہے اس مین جہوٹ بولنے والون اور خدا و رسول
سے منکرون کا کیا اعتبار ہے اسلئے حضرات پطرس

دل نمبر سے کذب گواہ رخدا و رسول سے منکر اور بڑی بے ادب ہین ان سے لکھنے پر کیونکر یقین کیا جاوے اس نے ان کا لکھنا اور نہ لکھنا یکسان ہے چہارم آپ نے بزرگ میان پولوس نے انطاکیہ مین جو پطرس سے مقابلہ کیا اور خوب بحث کی اس بحث مین پطرس کو ملامت کے لایق اور انجیل سے پھرا ہوا قرار دیا ہے دیکھو خط گلتیون کا باب ۲ آیت ۱۱ دیکھیے جس شخص کو آپ بزرگ ہے قابل اعتراض اور انجیل سے پھرا ہوا تصور کرین پھر اوسکی گواہی کیونکر منظور اور مقبول ہو سکتی ہے باقی رہے تین شخص غیر حواری یعنے مرقس اور لوقا اور پولوس یہ تینون حواری نہین حواری تو کیا بلکہ زمانہ حضرت مسیح مین یہ تینون عیسائی بھی نہین ہوے اور نہ تمام عمر بھر مین ان کی نصیب حضرت مسیح کی زیارت ہوئی واہ سبحان اللہ ان پر بھی خدا کا کلام نازل ہو گیا الغرض جب یہ امر بخوبی معلوم ہو گیا کہ یہ تینون شخص نہ حواری تھے اور نہ زمانہ حضرت مسیح مین عیسائی ہوے پھر انکا یہ لکھنا کہ حضرت مسیح بعد موت صلیب سے زندہ ہو کر آسمان پر تشریف لے گئے جیسا کہ انجیل مرقس باب ۱۶ آیت ۱۹ اور لوقا باب ۲۴ آیت ۵۱ وغیرہ سے واضح ہوتا ہے ہرگز قابل اعتبار نہین ہان اگر کوئی عیسائی چند وجوہات مندرجہ ذیل پیش کرے حضرت مسیح کا زندہ ہو کر آسمان پر جانا ثابت کرے۔

تو ہم ہر اک وجہ کا نمبر وار جواب دیتے ہین۔

وجہ اول گذشتہ قصہ انکہونکا دیکھا ہوا بیان کرنا ضرور قابل اعتبار ہو سکتا ہے۔ ہان ضرور قابل اعتبار ہو سکتا ہے مگر یہ تینون ہی شخص یعنے مرقس اور لوقا اور پولوس زمانہ حضرت مسیح مین موجود ہی نہ تھے اور نہ کوئی ان کے روبرو معاملہ حضرت مسیح کا ہوا پھر ان کے لکھنے کا کیا اعتبار ہے اس لئے ان تینون کا لکھنا کچھ سند نہین۔

وجہ دویم واقعات گذشتہ کو روایتاً لکھنا ضرور مرتبہ یقین تک پہونچتا ہے۔ ہان ضرور اگر روایتاً لکھنا پورے پورے طور پر ثابت ہو جاوے مگر کہتا ہون ان تینون کا صحیح طور پر روایتاً لکھنا ہی پایہ اعتبار کو نہین پہونچتا ہان اگر عیسائیون کو صحیح طور پر گذشتہ قصہ روایتاً لکھنا ان تینون صاحبون کا معلوم ہے تو بیان کرین مگر قبل بیان کرنے عیسائی صاحبون سے ہم چند سوال کرتے ہین۔

سوال اول مرقس و لوقا صاحب نے کس شخص سے روایت حاصل کئے تھے۔

سوال دویم اس روایت کنندہ کا نام کیا ہے۔

سوال سویم وہ روایت کنندہ معتبر ہے یا غیر معتبر۔ اگر معتبر ہے تو اسکی معتبری پر کس معتبر نے گواہی دی ہے اس گواہی دینے والے کا کیا نام ہے۔

سوال چہارم وہ روایت کنندہ حواری ہے یا حواریون کا مرید۔

سوال پنجم اس روایت کنندہ کی ملاقات بلا واسطہ ہوی یا کسی واسطہ سے اگر واسطہ سے ہوئی تو اسمین کتنے واسطے ہین اور ان کے نام کیا ہین۔ ان پانچ

سوالون کے جواب عیسائی صاحب کسی معتبر کتاب سے تحریر
فرماوین اور یہ جو اکثر عیسائی کہا کرتے ہین کہ مرقس اور
لوقا نے اپنی اپنی انجیلین حواریون کو دکھلائین تہین
یہ سبب دکھلانے حواریون کے ان کی انجیلین بہی معتبر
ہوگئین۔ مین کہتا ہون یہ عیسائی صاحبون کا کہنا محض
غپ اور سراسر زئلیات ہے ہان اگر عیسائی صاحب
اپنے دعوے مین سچے ہین تو یہ امر حواریون کے تصنیفات
مین مجکو دکہلاوین جو حواریون نے اپنے تصنیفات مین
یہ لکہا ہو کہ ہم نے مرقس اور لوقا کی انجیلین ملاحظہ کرلی
ہین یا مرقس اور لوقا کی تصنیفات مین دکہلاوین جو
لوقا اور مرقس نے یہ دعوی کیا ہو کہ ہم نے اپنی اپنی
تصنیفات حواریون کو دکہلالی ہے اگر یہ ہر دو امور
مذکورہ بالا عیسائی صاحب دکہلا نہین سکتے تو آپ ہی
اپنے گریبان مین منہ ڈالکر اگر غور کرین تو کبہی ایسا
دعوی زبان پر نہ لائین۔

وجہ سویم قصہ گذشتہ پر اگر کوئی شخص بذریعہ الہام
آہی شہادت دے تو اسکو قبول کرنا ضروری امر
ہے۔ جواب بیشک اگر کوئی شخص الہام یافتہ گذشتہ
قصے پر بذریعہ الہام آہی شہادت دے تو اسکی شہادت
برابر مذکور پر قبول کرنی فرض ہے مگر اس شخص الہام
یافتہ مین مبہم ہونے سے اوصاف بہی پاجاوین۔
اگر بزعم عیسائیان یہ تینون شخص الہام یافتہ ہین
تو کسی نے ان کے کہنے پر یقین کیا جاوے سو یہ بات عیسائیون
کی بالکل غلط اور محض خیالی پلاؤ ہے یہ تینون شخص
مبہم تو کیا بلکہ ہمارے نزدیک معتبر ہی نہین کیونکہ نہ

الہامی ہونا انکا خود انکی زبان سے ثابت ہو
بخوبی عیان ہے بنا بر جناب لوقا صاحب
سے دیباچہ مین خود ہی قائل ہین کہ
لکہتا ہون اب آپ ہی انصاف سے غور فرماوین
کہ جب لوقا کی انجیل روایتاً لکہنی ثابت ہوئی تو
پہر الہام سے کیا معنے علاوہ ازین روایتاً ہی لوقا
صاحب نے ایسا لکہا ہے کہ روایت کنندہ کا نام تک
بہی نہین لکہا اب معلوم نہین کہ حضرات لوقا صاحب
جس سے روایتاً لکہتے ہین آیا وہ روایت کنندہ معتبر
ہے یا غیر معتبر حواریون کا مرید ہے یا حواری۔ اور
لوقا صاحب کے غیر الہامی ہونے پر خود علمائے عیسوی
شہادت دیتے ہین دیکہو واٹسن صاحب کی چوتہی
جلد رسالہ الہام مین جو ڈاکٹر بنسن صاحب کی پاروین
یعنے تفسیر سے لیا گیا ہے اسمین صاف لکہا ہے کہ لوقا
کا الہام سے نہ لکہنا اس سے جو وہ خود دیباچے مین لکہتا
ہے ظاہر ہے دیکہئے جب لوقا صاحب کا غیر الہامی ہونا
خود علمائے عیسوی نے قبول کرلیا تو کیا عوام سے کہنے
سے لوقا صاحب الہامی ہوسکتے ہین۔ اور پہر لوقا
صاحب خود ہی پکار پکار کر کہے جاتے ہین کہ مین الہامی
نہین بلکہ جو کچہ مین نے کہا ہے صرف بیروقوفی سے کہا
ہے دیکہو خط دویم قرنتیون کا باب ۱۱ آیت ۱۶ مین
صاف لکہا ہے پہر مین کہتا ہون کوئی مجہے بیوقوف نہ
سمجہے اور نہین تو بیوقوف ہی سمجہکے مجہے قبول کرے
تاکہ مین بہی تہوڑا سا فخر کردن جو کچہ مین کہتا ہون سو
خداوند کی راہ سے (یعنے الہام کی راہ سے) نہین بلکہ

بیوقوفی کی ... ہوئے ... ہوئے
ہوئے کہتا ہون دیکھئے جب پولوس صاحب خود ہی
اپنی زبان سے اقرار کرتے ہین کہ مین جو کچھ کہتا ہون سو
خداوند کی راہ لینے خدا کی طرف سے نہین بلکہ بیوقوفی
سے کہتا ہون۔ اب پولوس کی شہادت پر کیونکر عمل
کیا جاوے جبکہ وہ خود ہی اپنے غیر الہامی ہونے کا اقرار
کرتے ہین پھر ہوکر الہام الہی جسکی جانچ ہر شخص
پر فرض ہے وہ الہام سچے رسولون اور نبیون کو ہوا
کرتا ہے تاکہ عوام کو سو پولوس صاحب خود ہی اپنی زبان
سے فرماتے ہین کہ مین اس لایق نہین کہ رسول کہلاؤن
دیکھو پہلا خط قرنتیون ۱۵ - ۹ دیکھئے جب پولوس کی
رسالت خود پولوس کی زبان ہی سے ثابت نہین بلکہ
انکار رسالت خط مذکور مین موجود ہے تو پھر پولوس
کو رسول اللہ قرار دینا سراسر ایمانداری سے بعید ہے
اگر اس جگہہ کوئی عیسائی یہ کہے کہ یہ انکار پولوس صاحب
کا صرف کسر نفسی کے طور پر ہے نہ کہ انکار حقیقی سو مین
کہتا ہون یہ امتدلال عیسائی صاحبون کا بالکل غلط ہے
کیونکہ جس طرح ہر متنفس پر سچے رسولون کی رسالت کا
اقرار فرض ہے اسی طرح سچے رسولون کو اپنی رسالت کا
اقرار کرنا بھی فرض ہے اگر کسی سچے رسول نے کسر نفسی سے
عوام کے روبرو اپنی رسالت کا انکار کیا تو بزرگان
خدا کو نہایت دہوکا ہو سکتا ہے کیونکہ جن کو اسکی کسر
نفسی معلوم نہین وہ ضرور اسکی رسالت سے منکر
ہو جاوین گے اور قیامت کو ان کے منکر ہونے پر
ان کو گرفت نہین ہو سکتی مثلاً اب اگر کوئی عیسائی یہ

منشور محمدی

کہے کہ پولوس نے جو زنا کرنے کیا وہ عیسائی
اور عیسائیون کے نظر سے گرنے جانیکا سبب ہوا عیسائی
کسر نفسی سے دین عیسوی کا منکر عیسائی نہین رہ سکتا تو
پولوس صاحب اپنی رسالت سے منکر ہو کر کیونکر رسول
رہ سکتے ہین اور رسالت سے منکر کو جو خطاب کل اہلکتاب
نے دیا ہے وہ سب پر بخوبی روشن ہے بالفرض محال
اگر عیسائی یہ استدلال مذکورہ بالا از راہ تعصب پیش
کئے ہی جاوین تو عیسائی صاحبون کو لازم ہے کہ پہلے تو چار
انبیا علیہم السلام گذشتہ کا اپنی اپنی رسالت سے منکر
ہونا از راہ کسر نفسی ثابت کرین تب یہ دلیل پیش کرین
کہ پولوس نے از راہ کسر نفسی اپنی رسالت سے انکار کیا
ہے اگر یہ امر ثابت نہ ہو سکے تو پھر پولوس کا انکار حقیقی
قبول کرین الغرض جب پولوس صاحب کا بھی غیر الہامی ہونا
من کل الوجوہ ثابت ہو گیا تو یہی حال ہے مرقس کا
اب عیسائیون کا یہ کہنا کہ انہون نے یعنی مرقس اور لوقا
اور پولوس نے الہام سے واقعات گذشتہ لکھے ہونگے
تقریر مذکورہ بالا سے رد سے صریح باطل ہو گیا علاوہ
ازین انکا الہامی ہونا تو ایکطرف یہ تینون حضرات تو
صحیح صحیح واقعات بھی نہین لکھتے تھے بلکہ اکثر غلطی کھا جاتے
کرتے تھے چنانچہ مشتے نمونہ از خروارے ایک ایک غلطی ان
تینون صاحبون کی نقل کرتا ہون۔ پہلی غلطی مرقس
صاحب کی انجیل مرقس ۲ - ۲۶ مین مرقس صاحب نے غلطی سے سردار
کاہن کا نام ابیاتر لکھدیا حالانکہ سموئیل اول ۲۱ - ۱ مین احی
سردار کاہن کا نام اخیملک لکھا ہے اور اس غلطی پر خود علمائے
عیسوی متنبہ کر دیتے ہین دیکھو ... صاحب نے یہ غلطی

مطبوعہ ۱۸۶۳ء کے صفحہ ۲۶ مین لکھا ہے کہ مسٹر جوئیل صاحب اپنی کتاب مین لکھتا ہے کہ مرقس نے غلطی سے افیلک کی جگہ ابیاتہر لکھدیا دیکھئے مرقس کے غلطی کہانے پر جب علمائے مسیحی شہادت دیتے ہین تو اسکے لکھے کا کیونکر اعتبار کیا جائے دوسری غلطی لوقا صاحب کی دیکھو پیدایش ۴۶-۲۷ اور خر ۱-۱ - اور استثنا باب ۱۰ مین خاندان حضرت یعقوب کو جو داخل مصر ہوئے ستر جانین لکھا ہے اور برخلاف اسکے یہ حضرت لوقا غلطی سے اپنی انجیل اعمال الرسل ۷-۱۴ مین پچھتر لکھتا ہے دیکھئے صریح غلطی کہانے والے شخص کا کیونکر اعتبار کیا جائے اسلئے لوقا کی شہادت مسیح زندہ ہوکر آسمان پر جانے کا کچھ اعتبار نہین - تیسری غلطی پولوس صاحب کی دیکھو خط دیم تمطاؤس ۳ - ۸ مین پولوس صاحب غلطی سے لکھتے ہین کہ یاناس اور یمبرا اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ کیا دیکھئے یہ صریح غلطی پولوس کی ہے تمام عہد عتیق مین یہ مقابلہ کرنا تو ایکطرف یاناس اور یمبرا اس کا نام تک بھی نہین یہ دونون نام پولوس نے غلطی سے لکھے ہین دیکھئے جب ان تینون شخصون کا غلطی پر غلطی کہانا ناظرین کو بخوبی معلوم ہوگیا تو انکی شہادت بدرجہ اولیٰ بے اعتبار ثابت ہوگئی الغرض ان تینون شخصون کے طرحکا نقصان پایا جاتا ہے اول تو یہ بیچارے بچشم خود دیکھنے والے ہی نہین دوسرے الہامی نہین تیسرے اگر کوئی واقعہ گذشتہ لکھتے ہین تو اسمین غلطی پر غلطی کہاتے ہین بھلا ایسے گواہون سے کیا کیونکر اعتبار کیا جاوے علاوہ ازین حضرات عیسائیون کے نزدیک آسمان کا وجود ہی ثابت نہین پھر حضرت مسیح کے آسمان پر جانے کا کیا ذکر

تشریف لیگئے دیکھو تیغ و سپر عیسوی مطبوعہ ۱۸۷۵ء صفحہ ۱۸۵ پریس کو دیانہ کے صفحہ ۳۴۳ مین پادری فورمن صاحب کا ہوری فرماتے ہین کہ لیکن اگر کوئی شخص جو پہاڑ سے قریب چالیس کوس کے فاصلہ پر رہتا ہو پانی برسنے کے بعد فجر کے وقت جب آسمان صاف ہو پہاڑ کی جانب نظر کرے تو پہاڑ اوسکو خوب نظر آویگا اور معلوم ہوگا کہ آسمان پہاڑ کی پچھلی طرف واقع ہے اگر دو تین گھنٹے کے بعد پھر دیکھے تو معلوم ہوگا کہ آسمان پہاڑ سے اسطرف ہے - اور پہاڑ بالکل معلوم نہین ہوگا - اس سے ظاہر ہے کہ آسمان کچھ نہین صرف مدنظر ہے اگر کوئی شخص سفر کرے تو اسکو آسمان چند کوس سے فاصلہ پر زمین سے سانہ ملا ہوا نظر آویگا - لیکن جب اس جگہ پہونچے اسی طرح آسمان اسکو آگے دکھائی دیگا جس طرح پہلے دکھائی دیتا تھا اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ آسمان صرف مدنظر ہے اور کچھ نہین انتہیٰ - دیکھئے اس تقریر پادری فورمن صاحب سے بخوبی معلوم ہوگیا کہ آسمان کا وجود حقیقی نہین صرف ایک مدنظر ہے دیکھئے جسکا وجود ہی ثابت نہین ہوتا پھر حضرت مسیح اس لاوجود شی پر کیونکر تشریف لے گئے الغرض حضرت مسیح کا آسمان پر جانا صرف عیسائیون کی من گھڑت ہے کوئی دلیل عیسائیون کے پاس ایسی معتبر نہین جس سے حضرت مسیح کا آسمان پر جانا تسلیم کیا جاوے ہان اگر عیسائیون کے پاس کوئی دلیل ہو تو بیان کرین ورنہ نجات ہی ہاتھ سے گئی آئی فقط -

راقم

الٰہ دیا جلد ساز از لودیانہ

مطبع بحر الاسلام بجگہ رمین محمد شریف سے اہتمام سے چھپا -